تقریر

وہ جلد جلد بڑھے گا

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا (الکہف:110)

کہہ دے کہ اگر سمندر میرے رب کے کلمات کے لئے روشنائی بن جائیں تو سمندر ضرور ختم ہو جائیں گے پیشتر اس کے کہ میرے رب کے کلمات ختم ہوں خواہ ہم بطور مدد اس جیسے اور (سمندر) لے آئیں۔

نظیرِ پدر حُسن و احسان میں ہو گا کروں گا عطا اُس کو مَیں عمر و دولت
بڑھے گا وہ طِفلِ ذکی جلدی جلدی غلاموں، اسیروں کو بخشے گا عزت

سامعین! آج مجھے پیشگوئی مصلح موعود کی ایک علامت "وہ جلد جلد بڑھے گا" پر گفتگو کرنی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے معرکہ آراء لیکچر بعنوان "الموعود" میں پیشگوئی مصلح موعود کی 52 علامات کو ترتیب کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ آپؓ نے اس ترتیب میں "وہ جلد جلد بڑھے گا" کو 33ویں نمبر پر تحریر فرمایا ہے۔ ان الفاظ کو اللہ تعالیٰ نے "خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہو گا" اور "اور وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" کے درمیان رکھ کر حفاظتِ الٰہی کی ضمانت دی ہے اور کہا ہے وہ ہر لحاظ سے جلد جلد بڑھے گا۔ یہ بڑھوتری عمر کے لحاظ سے نہیں ہوسکتی کیونکہ عمر اور سال وماہ تو سب کے لئے برابر ہوتے ہیں اور ہر انسان کی عمر سب انسان کے لیے یکساں بڑھتی ہے۔ پھر یہ دیکھنا اور سوچنا ہو گا کہ جلد جلد بڑھنے سے کیا مراد ہے۔ ہم اکیڈمی تعلیم میں دیکھتے ہیں کہ بعض ہونہار بچے اپنی خداداد صلاحیتوں کے پیش نظر ایک سال میں دو دو کلاسز پاس کر کے یا ایک کلاس سے Move over ہو کر اگلی کلاس میں ترقی کر جاتے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ تو صحت کے اعتبار سے بھی ٹھیک نہ رہتے تھے۔ آنکھوں کی تکلیف آپؓ کو رہتی تھی اور تعلیمی اعتبار سے بھی آپ کمزور تھے مگر خداداد علم و ذہانت، صلاحیتوں اور استعدادوں کے پیش نظر آپ روحانی دنیا میں بھی بڑی تیزی سے اور جلد جلد آگے بڑھے اور مادی لحاظ سے بھی ہر میدان میں جلد جلد بڑھے۔ ان دونوں اعتبار سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے یوم مصلح موعود کے حوالہ سے دیئے گئے اپنے متعدد خطبات میں بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی ہے۔ جیسے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ 19 فروری 2016ء میں فرمایا۔

"پسر موعود کی پیشگوئی میں یہ بات ہے کہ "وہ جلد جلد بڑھے گا"۔ اس طرح (حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے) رؤیا میں دیکھا کہ میں بعض غیر ملکوں کی طرف گیا ہوں اور پھر میں نے وہاں جا کے اپنے کام کو ختم نہیں کر دیا بلکہ میں اَور آگے جانے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ میں نے رؤیا میں کہا کہ اے عبد الشکور! اب میں آگے جاؤں گا اور جب سفر سے واپس آؤں گا تو دیکھوں گا کہ تو نے توحید کو قائم کر دیا ہے، شرک کو مٹا دیا ہے اور اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو دلوں میں راسخ کر دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو اللہ تعالیٰ نے کلام نازل فرمایا اس میں اسی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ یعنی تبلیغ کے کاموں کو آگے بڑھانے والا ہو گا اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی یقیناً حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بڑی شان سے پوری ہوئی ہے۔ اسی طرح آپ کی اس طویل رؤیا میں پیشگوئی مصلح موعود سے ملتی جلتی بہت سی باتیں ہیں جو مختلف پیرائے میں آپ کو رؤیا میں دکھائی گئیں۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 25 صفحہ 71)

بہر حال اب میں رؤیا کے حوالے سے بیان کرنے کے بجائے حضرت مصلح موعود نے واقعات کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کا جو تطابق بیان کیا ہے کہ آپ کے زمانے سے اور اب اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے جو واقعات ہوئے وہ کس طرح اس سے مطابقت رکھتے ہیں ان کا مختصراً ذکر کروں گا۔

آپؓ فرماتے ہیں کہ لوگ کہتے تھے یہ بچہ ہے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کے مقام پر مجھے کھڑا کیا۔ اس کی طرف بھی پیشگوئی میں اشارہ کیا گیا تھا کہ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ پھر آپ نے ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک دفعہ مَیں حضرت امّاں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کمرے میں نماز کے انتظار میں ٹہل رہا تھا اور یہ کمرہ مسجد کے ساتھ تھا تو مجھے مسجد سے اونچی اونچی آوازیں بھی آئیں جن میں سے ایک شیخ رحمت اللہ صاحب کی آواز مَیں نے پہچان لی جو یہ کہہ رہے تھے کہ ایک بچے کو آگے کر کے جماعت کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ ایک بچے کے لئے یہ فساد برپا کیا جا رہا ہے۔ تو آپؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حیرت ہوئی کہ وہ بچہ کون ہے۔ آخر مسجد میں جا کر میں نے ایک دوست سے پوچھا کہ وہ بچہ کون ہے؟ تو وہ دوست ہنس کر کہنے لگے کہ وہ بچے تم ہی ہو۔ فرماتے ہیں کہ مخالفین کا یہ قول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کی تصدیق کر رہا تھا کہ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ آپ فرماتے ہیں خدا نے مجھے اتنی جلدی بڑھایا کہ دشمن حیران رہ گیا کیونکہ چند ماہ قبل مجھے بچہ کہنے والے چند ماہ کے بعد ہی مجھے ایک شاطر تجربہ کار کہہ کر

میری برائی کر رہے تھے۔ بالکل الٹ گئے وہ۔ گویا بچپن میں ہی اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں سے سلسلہ میں رخنہ ڈالنے والوں کو شکست دلوادی۔ فرماتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ لوگ مجھے بچہ سمجھتے تھے اور باوجود اس کے کہ میں واقعہ میں بچہ ہی تھا اللہ تعالیٰ نے پچیس سال کی عمر میں ایک حکومت پر قائم کر دیا اور حکومت بھی ایسی جو روحانی حکومت تھی۔ جسمانی حکومت میں تو بادشاہ کے پاس تلوار ہوتی ہے، طاقت ہوتی ہے، جتھہ ہوتا ہے، فوجیں ہوتی ہیں، جرنیل ہوتے ہیں، جیل خانے ہوتے ہیں، خزانے ہوتے ہیں وہ جس کو چاہتا ہے پکڑ کر سزا بھی دیتا ہے لیکن روحانی حکومت میں جس کا جی چاہتا ہے مانتا ہے اور جس کا جی چاہتا ہے انکار کرتا ہے اور طاقت کا کوئی سوال ہی نہیں ہوتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حکومت روحانی پر ایسی حالت میں کھڑا کیا جب خزانے میں صرف چند آنے تھے، چند پیسے خزانے میں رہ گئے تھے اور خزانے پر ہزارہا روپیہ کا قرض تھا اور پھر خدا تعالیٰ نے یہ کام ایسی حالت میں سپرد کیا جب جماعت کے ذمہ دار افراد تقریباً سب کے سب مخالف تھے اور یہاں تک مخالف تھے کہ ان میں سے ایک نے مدرسہ ہائی سکول کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ہم تو جاتے ہیں لیکن عنقریب تم دیکھو گے کہ ان عمارتوں پر عیسائیوں کا قبضہ ہو گا۔ پس ایک پچیس برس کا لڑکا جس کے لئے تمام ظاہری اسباب مخالفت میں کھڑے تھے، نہ خزانہ، نہ تجربہ کار کام کرنے والے اور میدان دشمن کے قبضے میں تھا اور وہ خوشیاں منا رہا تھا کہ عنقریب یہاں عیسائیوں کا قبضہ ہو جائے گا اور وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ جس کو حکومت دی گئی ہے اس کے دن تنزل اور ادبار میں بدل جائیں گے۔ وہ ذلت و رسوائی دیکھے گا۔ ایک انسان غور کر سکتا ہے کہ ایسے حالات میں قوم کا کیا حال ہو سکتا ہے۔ مگر وہ دن گیا اور آج کا دن آیا۔ دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں کہ جماعت کی جو تعداد اس وقت تھی جب وہ میرے سپرد کی گئی آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سے سینکڑوں گنا زیادہ ہے۔ جن ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچ چکا تھا آج اس سے بیسیوں گنا زیادہ ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچ چکا ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جس خزانے میں صرف اٹھارہ آنے تھے آج لاکھوں روپے اس خزانے میں موجود ہیں۔ فرماتے ہیں کہ آج میں اگر مر بھی جاؤں تب بھی خزانے میں لاکھوں روپے چھوڑ کر جاؤں گا۔ اس سلسلہ کی تائید میں اس سے بہت زیادہ کتابیں چھوڑ کر جاؤں گا جو مجھے ملیں یعنی لٹریچر میں اور میں سلسلہ کی خدمت کے لئے اس سے بہت زیادہ علوم چھوڑ کر جاؤں گا جو مجھے اس وقت ملے تھے جب خدا نے مجھے خلافت کے مقام پر کھڑا کیا تھا۔ پس وہ خدا جس نے کہا تھا کہ وہ جلد جلد بڑھے گا اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا اس کی وہ پیشگوئی ایسے عظیم الشان رنگ میں پوری ہوئی ہے کہ دشمن سے دشمن بھی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔"

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 19 فروری 2016ء)

سامعین! پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبہ 20 فروری 2015ء میں وہ جلد جلد بڑھے گا کے حوالے سے حضرت مصلح موعودؓ کے ہی ایک خطاب کا حوالہ پیش فرماتے ہیں کہ:

"وہ جلد جلد بڑھے گا"۔ (فرماتے ہیں) "جب مَیں خلیفہ ہوا اس وقت ہمارے خزانے میں صرف چودہ آنے کے پیسے تھے اور اٹھارہ ہزار کا قرض تھا۔ یہاں تک کہ مَیں نے اپنے زمانہ خلافت میں جو پہلا اشتہار لکھا اور جس کا عنوان تھا "کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے؟" اس کو چھپوانے کے لئے بھی میرے پاس کوئی روپیہ نہ تھا۔ اس وقت ہمارے نانا جان کے پاس کچھ چندہ تھا جو انہوں نے مسجد کے لئے لوگوں سے جمع کیا تھا۔ انہوں نے اس چندے میں سے دو سو روپیہ اس اشتہار کے چھپوانے کے لئے دیا اور کہا کہ جب خزانہ میں روپیہ آنا شروع ہو جائے گا تو یہ دو سو روپیہ ادا ہو جائے گا۔ غرض وہ روپیہ ان سے قرض لے کر یہ اشتہار شائع کیا گیا۔ مگر اس وقت جب جماعت کے سرکردہ لوگ میرے مخالف تھے۔ جب جماعت کے لیڈر میرے مخالف تھے۔ جب جماعت کا خزانہ خالی تھا۔ جب صرف چودہ آنے کے پیسے اس میں موجود تھے۔ (چودہ آنے کا مطلب ہے ایک روپیہ میں سولہ آنے ہوتے ہیں۔ پورا ایک روپیہ نہیں تھا۔ آجکل کے حساب سے ستاسی اٹھاسی پیسے۔) اور جب اٹھارہ ہزار کا انجمن پر قرض تھا۔ جب انجمن کی اکثریت میرے مخالف تھی۔ جب انجمن کا سیکرٹری میرا مخالف تھا۔ جب مدرسے کا ہیڈ ماسٹر میرا مخالف تھا۔ میرے یہ الفاظ ہیں جو مَیں نے خدا کے منشاء کے ماتحت اس اشتہار میں شائع کئے کہ 'خدا چاہتا ہے کہ جماعت کا اتحاد میرے ہی ہاتھ پر ہو اور خدا کے اس ارادے کو اب کوئی نہیں روک سکتا۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ان کے لئے صرف دو ہی راہ کھلے ہیں یا تو وہ میری بیعت کر کے جماعت میں تفرقہ کرنے سے باز رہیں یا اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ کر اس پاک باغ کو جسے پاک لوگوں نے خون کے آنسوؤں سے سینچا تھا اکھاڑ کر پھینک دیں۔ جو کچھ ہو چکا ہو چکا مگر اب اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت کا اتحاد ایک ہی طریق سے ہو سکتا ہے کہ جسے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے ورنہ ہر ایک شخص جو اس کے خلاف چلے گا تفرقہ کا باعث ہو گا۔" فرمایا کہ "پھر میں نے لکھا کہ اگر سب دنیا مجھے مان لے تو میری خلافت بڑی نہیں ہو سکتی اور سب کے سب خدانخواستہ مجھے ترک کر دیں تو بھی میری خلافت میں فرق نہیں آ سکتا۔ جیسے نبی اکیلا ہی نبی ہوتا ہے اسی طرح خلیفہ اکیلا بھی خلیفہ ہوتا ہے۔ پس مبارک ہے وہ جو خدا کے فیصلے کو قبول کرے۔ خدا تعالیٰ نے جو بوجھ مجھ پر رکھا ہے وہ بہت بڑا ہے اور اگر اس کی مدد میرے شامل حال نہ ہو تو میں کچھ نہیں کر سکتا۔ لیکن مجھے اس پاک ذات پر یقین ہے کہ وہ ضرور میری مدد کرے گی۔ غرض طرح طرح کی مخالفتیں ہوئیں۔ سیاسی بھی اور مذہبی بھی۔ اندرونی بھی اور بیرونی بھی مگر خدا تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ مَیں جماعت کو اور زیادہ ترقی کی طرف لے جاؤں۔" (ماخوذ از "مَیں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں"۔ انوار العلوم جلد 17 صفحہ 219 تا 221)

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 20 فروری 2015ء)

سامعین کرام! پھر حضور ایدہ اللہ نے اپنے ایک اور خطبہ جمعہ فرمودہ 22 فروری 2019ء میں جلد جلد بڑھنے کی یوں تشریح فرمائی:

"اس زمانے میں دینی سرگرمیاں اور جوش اور ذہنی و روحانی نشوونما یہ بتا رہی تھی کہ پیشگوئی کے الفاظ کہ وہ جلد جلد بڑھے گا کے مصداق بننے والے آپؓ ہی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسی دینی جوش کو محسوس فرمایا۔ چنانچہ آپؑ نے ایک موقع پر فرمایا کہ "میاں محمود میں اس قدر دینی جوش پایا جاتا ہے کہ میں بعض اوقات ان کے لئے خاص طور پر دعا کرتا ہوں۔"

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 26)

یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ ہیں۔ یقیناً یہ دعا اس لئے ہوئی اور یہی کرتے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ اسے وہی بیٹا بنادے جس کی خبر دی گئی تھی اور اس پر اپنے فضلوں کی بارش کو تیز تر کر دے اور تمام خوشخبریاں اس کے حق میں پوری ہوں۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ نے جو سیرت لکھی ہے اس میں ایک جگہ آپ خلیفۃ المسیح الرابعؒ لکھتے ہیں کہ ”خلافت اولیٰ کی ابتدا میں حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کی عمر 19 سال کی تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے وصال کے وقت آپؓ اپنی عمر کے 26ویں سال میں داخل ہو چکے تھے۔ اس نو عمری میں آپؓ کی تقریر و تحریر کا جو رنگ تھا اس کے چند نمونے، کہتے ہیں مَیں پیش کرتا ہوں۔ آپ کے خیالات اور افکار میں ایک بزرگ مفکر کی سی پختگی آچکی تھی۔ آپ کے الفاظ اثر اور جذب اور خلوص اور گداز میں گوندھے ہوئے تھے۔ کلام تصنّع سے ناآشنا تھا اور تحریر تکلّف سے پاک تھی۔ تقریر میں ایک طبعی روانی تھی اور تحریر سلاست کا ایک بہتا ہوا دریا تھی۔ دونوں ہی قرآنی علوم اور عرفان کے پانی سے لبریز اور دل و دماغ کو بیک وقت سیراب کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد 19 سال کی عمر میں آپؓ نے جو پہلی تقریر کی اس کے متعلق ایک صاحب علم و فضل بزرگ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

”ایک اَور واقعہ جس کا میں اس مضمون میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ حضور رضی اللہ عنہ کی پہلی تقریر ہے۔ یعنی (مولوی صاحبؓ کے زمانے میں تو زندہ تھے،) حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی پہلی تقریر ہے جو حضورؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد پہلے سالانہ جلسہ کے موقع پر کی۔ یہ جلسہ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں منعقد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کے دائیں طرف سٹیج پر رونق افروز تھے۔ سٹیج کا رخ جانب شمال تھا۔ اس تقریر کے متعلق دو باتیں قابل ذکر ہیں۔ مولوی شیر علی صاحب لکھتے ہیں۔ اوّل عجیب بات یہ تھی کہ اُس وقت آپؓ کی آواز اور آپؓ کی ادا اور آپؓ کا لہجہ اور طرزِ تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز اور طرز تقریر سے ایسے شدید طور پر مشابہ تھے کہ اس وقت سننے والوں کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی، جو ابھی تھوڑا عرصہ ہی ہوا تھا ہم سے جدا ہوئے تھے، یاد تازہ ہو گئی اور سامعین میں سے بہت ایسے تھے جن کی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس آواز کی وجہ سے جو ان کے پسر موعودؓ کے ہونٹوں سے اس وقت اس طرح پہنچ رہی تھی جس طرح گراموفون سے ایک نظروں سے غائب انسان کی آواز پہنچتی ہے آنسو جاری ہو گئے اور اُن آنسو بہانے والوں میں ایک خاکسار بھی تھا۔ اگر یہ کہنا درست ہے کہ انسان کی روح دوسرے پر اترتی ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روح آپ پر اتر رہی تھی اور اس بات کا اعلان کر رہی تھی کہ یہ ہے میرا پیارا بیٹا جو مجھے بطور رحمت کے نشان کے دیا گیا تھا اور جس کی نسبت یہ کہا گیا تھا کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہو گا۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 22 فروری 2019ء)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ خطبہ جمعہ 21 فروری 2020ء میں اِسی مضمون کو یوں بیان فرماتے ہیں:

”آپؑ فرماتے ہیں ”بھلا کس شخص کی طاقت تھی کہ وہ 1886ء میں آج سے پورے اٹھاون سال قبل اپنی طرف سے یہ خبر دے سکتا کہ اس کے ہاں نو سال کے عرصہ میں ایک لڑکا پیدا ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ وہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا میں پھیلائے گا۔ وہ علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا اور خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کی قربت اور اس کی رحمت کا وہ ایک زندہ نشان ہو گا۔ یہ خبر دنیا کا کوئی انسان اپنے پاس سے نہیں دے سکتا تھا۔ خدا نے یہ خبر دی اور پھر اسی خدا نے اس خبر کو پورا کیا اس انسان کے ذریعہ“ (آپؓ اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ اس خبر کو پورا کیا اس انسان کے ذریعہ) ”جس کے متعلق ڈاکٹر یہ امید نہیں رکھتے تھے کہ وہ زندہ رہے گا یا لمبی عمر پائے گا۔“ یعنی حضرت مصلح موعودؓ کی شروع کی جو صحت کی حالت تھی وہ یہ تھی کہ ڈاکٹر امید نہیں رکھتے تھے کہ زندہ رہے گا بھی کہ نہیں۔ بہرحال پھر آگے آپؓ اپنے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ”میری صحت بچپن میں ایسی خراب تھی کہ ایک موقع پر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے میرے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہہ دیا کہ اسے سِل ہو گئی ہے۔ کسی پہاڑی مقام پر اسے بھجوا دیا جائے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے شملہ بھجوا دیا مگر وہاں جا کر مَیں اداس ہو گیا اور اس وجہ سے جلدی ہی واپس آ گیا۔ غرض ایسا انسان جس کی صحت کبھی ایک دن بھی اچھی نہیں ہوئی اس انسان کو خدا نے زندہ رکھا اور اس لیے زندہ رکھا کہ اس کے ذریعہ اپنی پیشگوئیوں کو پورا کرے اور اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ثبوت لوگوں کے سامنے مہیا کرے۔ پھر مَیں وہ شخص تھا جسے علوم ظاہری میں سے کوئی علم حاصل نہیں تھا مگر خدا نے اپنے فضل سے فرشتوں کو میری تعلیم کے لیے بھجوایا اور مجھے قرآن کے ان مطالب سے آگاہ فرمایا جو کسی انسان کے واہمہ اور گمان میں بھی نہیں آ سکتے تھے۔ وہ علم جو خدا نے مجھے عطا فرمایا وہ چشمہ روحانی جو میرے سینہ میں پھوٹا وہ خیالی یا قیاسی نہیں ہے بلکہ ایسا قطعی اور یقینی ہے کہ مَیں ساری دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اس دنیا کے پردہ پر کوئی شخص ایسا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے قرآن سکھایا گیا ہے تو مَیں ہر وقت اس سے مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہوں۔“ یہ چیلنج آپؓ نے اس زمانے میں دیا تھا۔ آپؓ فرماتے ہیں ”لیکن مَیں جانتا ہوں آج دنیا کے پردہ پر سوائے میرے اور کوئی شخص نہیں جسے خدا کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا گیا ہو۔ خدا نے مجھے علم قرآن بخشا ہے اور اس زمانہ میں اس نے قرآن سکھانے کے لیے مجھے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے۔ خدا نے مجھے اس غرض کے لیے کھڑا کیا ہے کہ مَیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں اور اسلام کے مقابلہ میں دنیا کے تمام باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دے دوں۔ دنیا زور لگا لے، وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کر لے، عیسائی بادشاہ بھی اور ان کی حکومتیں بھی مل جائیں، یورپ بھی اور امریکہ بھی اکٹھا ہو جائے، دنیا کی تمام بڑی بڑی مالدار اور طاقتور قومیں اکٹھی ہو جائیں اور وہ مجھے اس مقصد میں ناکام کرنے کے لیے متحد ہو جائیں پھر بھی مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی اور خدا میری دعاؤں اور تدابیر کے سامنے ان کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیامیٹ کر دے گا اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا اور اس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر دنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے۔“ (خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 21 فروری 2020ء)

سامعین مکرم! پھر حضورِ انور ایدہ اللہ اس پیشگوئی کے 125 سال مکمل ہونے پر خطبہ جمعہ 18 فروری 2011ء میں اِس مضمون کے حوالے سے فرماتے ہیں:

"بہر حال یہ پُر شوکت پیشگوئی تھی جس نے حضرت مصلح موعود کی خلافت کے باون سالہ دور میں ثابت کر دیا کہ کس طرح وہ شخص جلد جلد بڑھا؟ کس طرح اُس نے دنیا میں اسلام کے کام کو تیزی سے پھیلایا؟ مشن قائم کئے، مساجد بنائیں۔ آپ کے وقت میں باوجود اس کے کہ وسائل بہت کم تھے، مالی کشائش جماعت کو نہیں تھی، دنیا کے چونتیس پینتیس ممالک میں جماعت کا قیام ہو چکا تھا۔ کئی زبانوں میں قرآنِ کریم کا ترجمہ شائع ہو چکا تھا۔ مشن کھولے جا چکے تھے۔ اسی طرح جماعتی نظام کا یہ ڈھانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی بنایا تھا جو آج تک چل رہا ہے اور اس سے بہتر کوئی ڈھانچہ بن ہی نہیں سکتا تھا۔ اسی طرح ذیلی تنظیمیں ہیں اُس وقت کی بنائی ہوئی ہیں وہ بھی آج تک چل رہی ہیں۔ ہر کام آپ کی ذہانت اور فہم کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ قرآنِ کریم کی تفسیر ہے اور دوسرے علمی کارنامے ہیں جو آپ کے علومِ ظاہری و باطنی سے پُر ہونے کا ثبوت ہیں۔

یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بھی اپنے اس بیٹے کو جس کا نام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد تھا، مصلح موعود ہی سمجھا۔ چنانچہ حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "ہم نے بارہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہوا ہے ایک ہی دفعہ نہیں بلکہ بار بار سُنا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ وہ لڑکا جس کا پیشگوئی میں ذکر ہے وہ میاں محمود ہی ہیں۔ اور ہم نے آپ سے یہ بھی سنا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میاں محمود میں اس قدر دینی جوش پایا جاتا ہے کہ مَیں بعض اوقات ان کے لئے خاص طور پر دعا کرتا ہوں"۔

(الحکم جوبلی نمبر 28 دسمبر 1939ء جلد 42 شمارہ 31 تا 40 صفحہ 80 کالم نمبر 3)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آپ کو اس وقت تک اس پیشگوئی کا مصداق نہیں ٹھہرایا جب تک خدا تعالیٰ نے آپ کو بتا نہیں دیا۔ یہ ایک لمبی رؤیا ہے جس کے بارہ میں آپؓ نے فرمایا کہ اس میں کشف اور الہام کا بھی حصہ ہے (جو آپؓ نے دیکھی تھی) اُس کے آخر میں آپؓ نے فرمایا کہ: "مَیں خدا کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پہنچانا ہے۔"

(دعویٰ مصلح موعود کے متعلق پر شوکت اعلان انوار العلوم جلد 17 صفحہ 161)

اور آپؓ نے یہ رؤیا دیکھ کے 1944ء میں بیان کیا۔

اب مَیں بعض غیر از جماعت احباب جو ہیں اُن کی آپ کے بارے میں کچھ شہادتیں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

"ایک معزز غیر احمدی عالم مولوی سمیع اللہ خان صاحب فاروقی نے قیامِ پاکستان سے قبل "اظہارِ حق" کے عنوان سے ایک ٹریکٹ میں لکھا کہ آپ کو (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو۔ ناقل) اطلاع ملتی ہے کہ "مَیں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذرّیت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اس کے ذریعے سے حق ترقی کرے گا۔ اور بہت سے لوگ سچائی قبول کریں گے۔" اس پیشگوئی کو پڑھو اور بار بار پڑھو (وہ آگے لکھتے ہیں) کہ اس پیشگوئی کو پڑھو اور بار بار پڑھو اور پھر ایمان سے کہو کہ کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی؟ جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی ہے اُس وقت موجودہ خلیفہ ابھی بچے ہی تھے اور مرزا صاحب کی جانب سے (یعنی حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے) انہیں خلیفہ مقرر کرانے کے لئے کسی قسم کی وصیت بھی نہ کی گئی تھی۔ بلکہ خلافت کا انتخاب رائے عامہ پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ چنانچہ اُس وقت اکثریت نے حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ تسلیم کر لیا جس پر مخالفین نے محولہ صدر پیشگوئی کا مذاق بھی اڑایا۔ لیکن حکیم صاحب کی وفات کے بعد مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ مقرر ہوئے اور یہ حقیقت ہے کہ آپ کے زمانہ میں احمدیت نے جس قدر ترقی کی وہ حیرت انگیز ہے"۔ (یہ غیر از جماعت لکھ رہے ہیں)۔

پھر آگے لکھتے ہیں کہ "خود مرزا صاحب (یعنی حضرت مسیح موعودؑ) کے وقت میں احمدیوں کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ خلیفہ نور الدین صاحب کے وقت میں بھی خاص ترقی نہ ہوئی تھی لیکن موجودہ خلیفہ کے وقت میں مرزائیت قریباً دنیا کے ہر خطے تک پہنچ گئی اور حالات یہ بتلاتے ہیں کہ آئندہ مردم شماری میں مرزائیوں کی تعداد 1931ء کی نسبت دوگنی سے بھی زیادہ ہو گی۔ بحالیکہ اس عہد میں مخالفین کی جانب سے مرزائیت کے استیصال کے لئے جس قدر منظم کوششیں ہوئی ہیں پہلے کبھی نہیں ہوئی تھیں۔ الغرض آپ کی ذریت میں سے ایک شخص پیشگوئی کے مطابق جماعت کے لئے قائم کیا گیا اور اس کے ذریعہ جماعت کو حیرت انگیز ترقی ہوئی جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی من وعن پوری ہوئی" (یہ انہوں نے بیان دیا)۔

("اظہار الحق" صفحہ 16 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 286، 287)

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 18 فروری 2011ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے پیشگوئی مصلح موعود کے 100 سال پورا ہونے پر منعقدہ جلسہ 23 فروری 1986ء میں فرمایا:

"اس دنیا کی اصلاح کے لئے بکثرت احمدیوں کی ضرورت ہے جو مصلح موعود کی صفات سے آراستہ ہوں جو ان تمام ہتھیاروں سے لیس ہوں جو مصلح موعود کو عطا کئے گئے تھے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود کو خدا نے یہ مضمون ایک رویا کے ذریعے سمجھایا جب آپ کو تیز رفتاری کے ساتھ دوڑتا ہوا دکھایا گیا بلکہ بتایا گیا کہ ایک جماعت تیرے پیچھے اسی تیز رفتاری کے ساتھ دوڑ رہی ہے مگر وہ جماعت پیچھے رہتی چلی جا رہی ہے اور فاصلے دونوں کے درمیان بڑھتے چلے جا رہے ہیں یہاں تک کہ مصلح موعود ایسی تیز رفتاری کے ساتھ اس موعود مقام تک پہنچتے ہیں کہ وہ ساتھی جو پیچھے پیچھے بھاگ رہے تھے وہ بہت پیچھے رہ جاتے ہیں۔"

سامعین! 76 سال کی عمر میں جو قوموں کی زندگی میں آنکھ جھپکنے کے برابر بھی نہیں ہوتی۔ آپؓ کے کارہائے نمایاں اتنے واضح اور روشن ہیں کہ اپنے کیا، غیروں نے بھی آپؓ کے دور کی بے پناہ ترقیات اور فتوحات کا اعتراف کیا ہے۔ جماعت احمدیہ کی آواز گو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہی دورِ مبارک میں قادیان سے نکل کر یورپ کا دروازہ کھٹکھٹا چکی تھی مگر آپؓ کے دور میں جو چار چاند اس آواز کو لگے۔ اُس کے کیا کہنے؟۔ اگر یہ کہا جائے کہ آج یہ ترقیات کا سفر خلافت خامسہ کے دور میں جو بڑی تیزی سے اگلے مورچوں کی طرف بڑھ رہا ہے یہ سب اُس مضبوط بنیاد کا مرہونِ منت ہے جو حضرت مصلح موعود نے ڈالی تو غلط نہ ہوگا۔ جماعتی و ذیلی تنظیموں کی بنیادیں آپؓ نے ڈالیں۔ شوریٰ کا نظام آپؓ نے جاری فرمایا۔ ذیلی تنظیموں کے اجتماعات آپؓ نے کروانے شروع کئے۔ دنیا کے کناروں تک اسلام احمدیت کی آواز آپؓ کے دور میں پہنچی۔ مبلغین کرام بڑی تیزی کے ساتھ بیرونِ ملک روانہ ہونے لگے۔ گو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دَور میں بدر اور الحکم جاری ہو چکے تھے مگر الفضل اور دیگر جرائد قادیان اور ربوہ کے بعد دیگر ممالک سے بھی جاری ہونے لگے۔ ربوہ کی تعمیر و ترقی کا سہرا بھی حضورؓ کے سر پر ہی ہے۔ الغرض جس میدان میں بھی حضورؓ نے اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے ہاتھ ڈالا وہ کام یا وہ مشن تیزی سے جلد جلد آگے بڑھا اور آسمان کی رفعتوں کو چھونے لگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِن ترقیات کے جواب میں شکر کا مکمل حق ادا کرنے والا بنائے تا اِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ کے وعدے کے ہم حق دار بنتے رہیں۔ آمین

اے تخیّل گر رسائی پر تجھے کچھ ناز ہے
تا سرِ عرشِ بریں تیری اگر پرواز ہے
شاخ ہائے سدرہ پر گر تُو نشیمن ساز ہے
عالمِ ملکوت سے تُو کچھ اگر ہم راز ہے
تو مرے محمود کے احسان کی تصویر کھینچ!
نقش ان کے حسن کا در پردۂ تحریر کھینچ!

(کمپوزڈبائی: منہاس محمود۔ جرمنی)

✡✡✡✡